خطیب اسلام

حافظ عبدالعلیم یزدانی
رحمۃ اللہ علیہ

چند یادیں چند باتیں

چوہدری محمد یٰسین ظفر

موت برحق ہے۔" کل نفس ذائقة الموت " اپنے وقت مقررہ پر جلتا چراغ خود ہی گل ہوجائے گا۔" اذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون " آخر کار ہر چیز نے فنا ہونا ہے۔"كل من عليها فان " یہاں بقاء صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔" ويبقى وجه ربك ذوالجلال والا كرام " اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور برگزیدہ بندے انبیاء کرام کی جماعت ہے۔ جو اپنے اپنے وقت پر اللہ کے حضور پہنچ گئے۔ امت مسلمہ کے لیے سب سے زیادہ غم کی گھڑی سیدالانبیاء حضرت محمد ﷺ کا دنیا سے تشریف لے جانا ہے۔ آپ کے بعد سارے غم دکھ اور پریشانیاں بہت کم ہیں۔ یہاں جو بھی آیا بہرحال اس نے جانا ہے۔

5 ستمبر 2018 ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں شرکت کے لیے اسلام آباد میں تھا۔ جہاں پاکستان بھر سے ممتاز علماء اور مشائخ کے علاوہ جناب علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ رات تقریباً ساڑھے نو بجے اجلاس سے فارغ ہوئے اور واپسی کا سفر شروع کیا۔ موٹروے پر چکری کے قریب پہنچے تو واٹس اپ پر اندوھناک خبر ملی کہ میرے دیرینہ دوست اور بھائی صاحب زادہ مولانا عبدالعلیم یزدانی رحلت فرما گئے۔ انا لله وانا اليه راجعون۔ مجھ پر یہ خبر بجلی بن کر گری۔ اور کافی دیر تک صدمے میں رہا۔ کلر کہار پہنچ کر خبر کی تصدیق کا خیال آیا۔ لہذا مولانا محمود الحسن کو واٹس اپ پر پیغام دیا۔ اور تفصیلات مانگیں۔ چند لمحوں میں ہی انہوں نے نہ صرف خبر کی تصدیق کی بلکہ بتایا کہ وہ لاہور ہسپتال میں تھے۔ اور صبح ان کا بائی پاس آپریشن تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا حکم آگیا۔ اور وہ دار فانی سے عالم بقا کو سدھار گئے۔ لا حول ولا قوة الا بالله۔

26 اگست 2018 مرکزی جمعیت اہل حدیث کی کابینہ اور عاملہ کا مشترکہ اجلاس

تھا۔ جس میں مولانا عبدالعلیم یزدانی مرحوم بھی شریک تھے۔

موضوع سخن حالیہ انتخابات میں جماعتی موقف اور آئندہ کا لائحہ عمل تھا۔ مرحوم نے بھی بہت جرأتمندانہ گفتگو کی۔ اور مسائل کا کھل کر اظہار کیا۔ نماز ظہر اور کھانے کے وقفہ میں انہیں دل کی تکلیف ہوئی۔ اور جناح ہسپتال منتقل کر دیئے گئے۔ جس کا علم اجلاس کی دوسری نشست میں ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم صاحب کے اعلان سے ہوا۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر کار 5 ستمبر رات دس بجے اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔

اللھم اغفر له وارحمه.

مولانا عبدالعلیم یزدانی صاحب میرے ہم جماعت تھے۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں آخری تین سال ہم اکٹھے پڑھتے رہے۔ اور 1977 کو فارغ التحصیل ہوئے۔ ہمارے دیگر ساتھیوں میں مولانا محمد یونس بٹ، مولانا عبدالواحد ملتانی، مولانا مسعود الرحمٰن جانباز مرحوم، مولانا محمد امین، مولانا عبدالحق ملتانی مرحوم، مولانا عبدالرحیم قابل ذکر ہیں۔

1974 سے 1977 تک کا یہ تعلیمی دور بہت یادگار ہے۔ میں نے اپنی ابتدائی تعلیم مدرسہ دارالقرآن والحدیث جناح کالونی میں مکمل کی۔ اور پھر جامعہ سلفیہ میں داخل ہوا۔ جبکہ یزدانی صاحب نے ابتدائی تعلیم مدرسہ دارالقرآن والسنہ چک نمبر 80 میں مکمل کی۔ اور جامعہ سلفیہ میں داخل ہوئے۔ جامعہ سلفیہ کے نائب شیخ الحدیث مولانا قدرت اللہ فوق مرحوم آپ کے بہنوئی تھے۔ انہی کی ترغیب پر یزدانی صاحب نے جامعہ سلفیہ کا انتخاب کیا۔ یہ جامعہ کا بہترین دور تھا۔ مدیر التعلیم پروفیسر عبیدالرحمٰن مدنی مرحوم تھے۔ جبکہ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ الفلاح تھے۔ دیگر ممتاز اساتذہ میں شیخ الحدیث حافظ احمد اللہ مرحوم، شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ، مولانا عبداللہ بھٹوی مرحوم، مولانا محمد اسحاق مرحوم، مولانا محمد یونس نعمانی، مولانا عبیداللہ رحمانی صاحب، مولانا حافظ عبدالستار حسن مرحوم، مولانا محمد اکال گڑھی مرحوم جبکہ عرب کے شیوخ میں فضیلۃ الشیخ علی مرشد رحمہ اللہ، فضیلۃ الشیخ اسمٰعیل حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ حسن راشد حفظہ اللہ بھی اساتذہ میں شامل تھے۔

ہم ثانیہ عالی میں داخل ہوئے تھے۔ جس میں شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ

ہمیں ابوداؤد شریف پڑھاتے تھے۔آپ کا درس حدیث بہت ہی علمی اور فکر انگیز ہوتا۔ باقاعدہ اس کی کاپیاں تیار کرتے تھے۔اور ہمیں حدیث سے مسائل کا استنباط کا طریقہ سکھلایا جاتا تھا۔دیگر اسباق کے اساتذہ مولانا حافظ محمد اسحاق مرحوم جو ہمیں عربی ادب پڑھاتے ۔ جبکہ منطق میں مولانا محمد یونس نعمانی صاحب تھے۔مولانا عبداللہ بھٹوی نحو اور اصول حدیث فضیلۃ الشیخ حسن راشد پڑھاتے تھے۔شرح ابن عقیل الشیخ علی مرشد رحمہ اللہ کے پاس تھی۔اس وقت جامعہ میں سہ ماہی ششماہی اور سالانہ امتحانات ہوتے تھے۔جس کی تیاری ہم مل کر کرتے تھے۔

جامعہ میں ہماری رہائش کمرہ نمبر 5 میں ہوتی۔ جہاں میرے علاوہ مولانا محمد یونس بٹ ،مولانا عبدالعلیم یزدانی ، حاجی محمد شفیع ، مولانا عبدالحق (امیر جماعت اسلامی کوئٹہ) مولانا سید عبدالحنان مرحوم اور مولانا مبشر احمد مدنی شامل تھے۔مشترکہ دسترخوان تھا۔کھانا کمروں میں لاکر کھاتے جس کو بہتر بنانے کی ذمہ داری مولانا محمد یونس بٹ کی ہوتی۔ گاہے بگاہے پلاؤ حلوہ اور دیگر لوازمات بھی تیار کیے جاتے تھے۔مولانا عبدالعلیم ہفتہ میں دو ایک بار ہمشیرہ کو ملنے مولانا فوق رحمہ اللہ کے گھر چک نمبر 4 رام دیوالی چلے جاتے۔لیکن کبھی خالی ہاتھ نہ آتے۔کبھی دودھ کی کھیر کبھی دیسی مرغے کا سالن اور کبھی گنے کے رس کی کھیر لیکر آتے۔اور ہم مل جل کر کھاتے اور دعائیں دیتے تھے۔ایسا بھی بہت دفعہ ہوا کہ ہم ان کے ساتھ گاؤں چلے جاتے۔اور رات مسجد میں ہی قیام کرتے۔وہ بڑا ہی خوبصورت دور تھا۔آپس میں بے حد احترام محبت اور پرخلوص تعلق جو ہر قسم کے لالچ سے پاک تھا۔

دوران تعلیم جبکہ ہم صحیح مسلم پڑھ رہے تھے۔بعض نالائق اور آوارہ طلبہ نے انتظامیہ کے خلاف ہنگامہ کردیا۔جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہوئی۔جامعہ کے صدر میاں فضل حق مرحوم، مولانا معین الدین لکھوی کے ہمراہ تشریف لائے۔تاکہ وہ طلبہ کو سمجھائیں۔اور یہ بدمزگی ختم ہو۔ لیکن افسوس مولانا لکھوی مرحوم نے طلبہ کی بات اور مطالبہ پر مدیر التعلیم کو فارغ کردیا۔جس سے حالات مزید خراب ہوئے۔اس میں بعض اساتذہ کا بھی ہاتھ تھا۔اس سال سالانہ امتحانات شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ اوکاڑہ مولانا عبدالحلیم نے لیا۔ جوکہ مولانا عبدالعلیم کے بڑے بھائی

تھے۔سال کے آخر میں نئے مدیر التعلیم مولانا ابو حفص عثمانی مرحوم تشریف لائے۔جو انتظامی امور میں بہت سخت گیر تھے۔چونکہ ہم چند طلبہ اس سارے ہنگامے سے الگ تھلک رہے۔جن میں مولانا عبدالعلیم بھی شامل تھے۔

آخری سال بخاری شریف پڑھانے کے لیے مولانا محمد صدیق خاں تشریف لائے۔ان کا اپنا منفرد اسلوب تھا۔جدید مسائل پر گفتگو کرتے اور بعض دفعہ سیاست پر خوب بحث کرتے تھے۔آپ بہت اعلیٰ پائے کے خطیب اور مناظر تھے۔مسائل پر گہری نظر تھی۔ گفتگو کا عمدہ سلیقہ تھا۔اور مختلف اشعار کے ذریعے بات کو وزن دار بناتے تھے۔طلبہ کے ساتھ بڑا پیار کرتے۔میرا ان کے ساتھ خصوصی تعلق تھا۔جہاں جاتے مجھے اپنے ہمراہ لے جاتے۔ اسی سال انہوں نے عام انتخابات میں حصہ لیا۔چونکہ ان کا آبائی علاقہ تاندلیانوالہ تھا۔ہم چند طلبہ ان کی انتخابی مہم میں حصہ لینے کے لیے تاندلیانوالہ چلے گئے۔جن میں راقم کے علاوہ مولانا عبدالعلیم یزدانی، پروفیسر نجیب اللہ طارق، مسٹر حمزہ، مولانا محمد یونس بٹ و دیگر شامل تھے۔مولانا عبدالعلیم یزدانی شروع سے ہی اچھے خطیب اور شریں بیان تھے۔لہذا وہ جلسوں میں نظم کے علاوہ تقریریں بھی کرتے تھے۔

جامعہ میں دوران تعلیم تقریری مقابلے اور بزم ادب کے پروگرام ہوتے تھے۔جس میں ہم سب بھرپور شرکت کرتے تھے۔ہمارے ایک ہم جماعت مولانا عبدالرحیم صاحب فراغت کے بعد چشتیاں کے قریب کسی گاؤں میں امام وخطیب مقرر ہوئے۔دوران تعلیم وہ نگہبان پورہ میں امام تھے۔ بہت بااخلاق ملنسار تھے۔ہم کبھی کبھار جمعرات کو مغرب کی نماز ان کے ساتھ پڑھتے۔جہاں مولانا عبدالعلیم یزدانی کا درس ہوتا۔جو اپنی گفتگو کو پنجابی اشعار سے مزین کرتے تھے۔جسے بہت پسند کیا جاتا تھا۔

جامعہ میں دوران تعلیم ہم امتحانات کی تیاری مل کر کرتے تھے۔مولانا محمد یونس صاحب سبق کہلاتے اور مشکل مسائل حل کرنے میں مدد دیتے تھے۔رات گئے تک پڑھتے تھے۔اس دور میں موبائل کی بیماری نہیں تھی۔لہذا بڑے سکون سے پڑھتے یا گپ شپ کرتے تھے۔یزدانی صاحب کے مزاج میں ظرافت تھی۔لطیفے سناتے تھے۔تمام طلبہ میں ہر دل عزیز تھے۔اس دور میں

مالدیفی طلبہ بھی ہوتے تھے۔ جس کی وجہ سے حلقہ وسیع تھا۔

آخری سال بخاری شریف کے اسباق مولانا محمد صدیق پڑھاتے تھے۔ پھر الیکشن کی وجہ سے مولانا حافظ احمد اللہ صاحب پڑھانے لگے۔ الیکشن کے بعد دوبارہ مولانا محمد صدیق مرحوم تشریف لے آئے۔ اسی طرح سال ختم ہوا۔ امتحانات سے قبل تقریب اختتام صحیح بخاری شریف مرکزی جامع مسجد امین پور بازار میں بعد نماز جمعہ منعقد ہوئی۔ مولانا محمد صدیق صاحب نے خود درس ارشاد فرمایا۔ اور بعد میں ہماری دستار بندی کی۔ تمام شرکاء کی تواضع شرینی سے کی گئی۔ جبکہ سالانہ امتحانات میں ہمارے پرچے مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ نے لیے۔

جامعہ میں فراغت کے بعد مولانا محمد یونس صاحب تو اسی سال سعودی عرب چلے گئے۔ جبکہ میں بطور مدرس جامعہ میں پڑھانے لگا۔ اور مولانا عبدالعلیم یزدانی جھنگ کی مرکزی جامع مسجد میں بطور خطیب مقرر ہوئے۔ ایک سال بعد میں بھی مدینہ یونیورسٹی چلا گیا۔ جب بھی تعطیلات میں پاکستان آتا۔ تو ان سے ملاقات ہوجاتی۔ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہوتی۔ یہ سلسلہ 1982 تک رہا۔ اور پھر میں فراغت کے بعد مستقل جامعہ سلفیہ چلا آیا۔ یہ دور جماعت میں گروہ بندی کا تھا۔ مولانا عبدالعلیم یزدانی علامہ احسان الٰہی مرحوم کے ساتھ وابستہ تھے۔ جبکہ ہم میاں فضل حق مرحوم کے ساتھ تھے۔ اس اختلاف کے باوجود ہمارے درمیان احترام اور محبت کا رشتہ قائم تھا۔ ایک دوسرے کے پاس ویسے آنا جانا تھا۔ جیسے پہلے! جھنگ میں شیعہ سنی اختلاف زوروں پر تھا۔ مولانا یزدانی صاحب ہر سال اپنی مسجد میں خلافت راشدہ کانفرنس منعقد کرتے۔ اور اس موقعہ پر دینی مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ کراتے۔ جس میں ہم بھی طلبہ جامعہ کو لیکر حاضر ہوتے۔ مقابلے میں پہلی دوسری پوزیشن میں سے کوئی ایک ہمارے حصے میں آتی۔ محبت کا یہ رشتہ تادم مرگ قائم رہا۔

ایک دور میں آپ نے ختم نبوت کے حوالہ سے مہم چلائی اور چنیوٹ میں سالانہ کانفرنس منعقد کرانے کا اعلان کیا۔ مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ دینی مدارس میں بھی گئے۔ ہمارے پاس بھی

تشریف لائے۔ جامعہ سلفیہ سے دو بسوں پر مشتمل قافلہ کانفرنس میں شریک ہوا۔لیکن دو تین سال کے بعد یہ سلسلہ بند ہوگیا۔
نامعلوم اہل حدیث حضرات اس کانفرنس میں شریک کیوں نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ ایک سال خطبہ جمعہ سے کانفرنس کا آغاز ہونا تھا۔اور ٹالی والی مسجد میں پروگرام تھا۔بعض سعودی مہمان بھی شریک ہوئے۔ان میں الشیخ ڈاکٹر مانع حماد الجہنی اور مکتب الدعوۃ کے مدیر الشیخ عبداللہ الفالح حفظہ اللہ شامل تھے۔انہیں فیصل آباد ائیر پورٹ سے وصول کیا۔اور سرینا ہوٹل میں ٹھہرایا۔اور جمعہ کے دن ہم گیارہ بجے چنیوٹ کے لیے روانہ ہوئے۔ جمعہ کے وقت پہنچے۔لیکن یہ دیکھ کر میں بے حد پریشان ہوا۔کہ وہاں صرف جامعہ سلفیہ کے طلبہ تھے۔جبکہ مقامی لوگ بھی موجود نہ تھے۔ بہر حال جیسے کیسے پروگرام کیا۔اور ہم واپس چلے آئے۔غالبًا اسی بے حسی اور عدم دلچسپی کی وجہ سے یزدانی صاحب نے یہ پروگرام ترک کر دیا۔

مولانا عبدالعلیم یزدانی صاحب مقبول عوامی خطیب تھے۔ بڑے بڑے جلسوں اور کانفرنسوں میں آپ کا خطاب ہوتا۔کالا شاہ کاکو اہل حدیث کانفرنس میں آپ کا بیان بے حد موثر تھا۔ہم بھی جامعہ میں دعوت دیتے۔ بڑے شوق سے تشریف لاتے۔اکثر پروگرام کینسل کر کے ہمیں خدمت کا موقعہ دیتے۔دوستوں کے دوست تھے۔میرے بہت اچھے رفقاء میں شمار ہوتے۔
ایک مرتبہ مدرسہ بحر العلوم السّلفیہ میر پور خاص سندھ کے لیے وقت لیا۔ان کے کئی جگہ پروگرام تھے۔چونکہ سندھ آنے جانے میں کم از کم تین چار دن صرف ہوتے ہیں۔فرمانے لگے یہ تمام پروگرامز کو متاثر کرے گا۔لیکن میر پور سندھ کی ضرورت اور حالات کو مدنظر رکھ کر تیار ہوگئے۔یہ ایک یادگار پروگرام تھا۔آپ کے بیانات کو بہت پسند کیا گیا۔

ان کی رحلت سے ہم ایک اچھے دوست' بھائی' ایک اعلی خطیب' داعی سے محروم ہوئے ہیں۔ مدتوں ان کی کمی محسوس کی جاتی رہے گی۔دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔اور بشری لغزشوں کو معاف فرمائے۔تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔